

ہے۔ غرض ان دور و دراز اندیشوں کی کوئی حد و نہایت نہیں اور یہی شاعر کا کمال ہے کہ بتایا کچھ نہیں، مگر وہ سب کچھ بتا گیا، جو خیال میں آ سکتا ہے۔

۳۔ لغات۔ تمکین : وقار۔ شانِ ضبط۔

سینہ گداز : سینے کو گھلا دینے والا۔

شرح : عشق میں صبر و ضبط کی ڈینگیں مارنا سادہ لوحی کا ایک فریب ہے۔ یعنی انسان سادہ دلی سے اس قسم کے دھوکوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، لیکن عاشق کے سینے میں ایسے راز، ایسے بھید ہوتے ہیں، جو سینہ گھلا کر رکھ دیتے ہیں۔ کون ہے جو ان حالات میں صبر و ضبط کا دعویٰ کر سکے اور سادہ لوحی سے اس فریب میں مبتلا ہو جائے؟

۴۔ شرح : مجھے صیاد کی الفت نے گرفتار کر رکھا ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ میرے بازوؤں میں اڑنے کی طاقت موجود نہیں۔ میں اڑ سکتا ہوں، لیکن صیاد کی الفت نے مجھے قید کر رکھا ہے۔

شعر کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ دنیوی تعلقات میں لمحے رہنا صرف دنیا سے محبت کا نتیجہ ہے، ورنہ انسان چاہے تو یہ تمام بندھن توڑ کر آزاد ہو سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اس میں ان بندھنوں کے توڑنے کی قوت موجود نہیں۔

۵۔ شرح : الہی اکاش وہ دن بھی آجائے کہ میں اپنے ستمگر محبوب کے ناز و انداز سے بہرہ حاصل کر لوں، ابھی تک صرف ناز و انداز کی حسرت کا تحنہ مشق بنا ہوا ہوں۔

۶۔ لغات۔ گلہ باز : پھولوں سے کھیلنے والا۔

شرح : میرے دل میں خون کا ایک بھی قطرہ ایسا نہیں، جس سے میری پلکوں نے پھولوں کی ہولی نہ کھیلی ہو۔ یعنی دل میں جو بھی قطرہ خون تھا، وہ آنکھوں میں پہنچا اور پلکوں نے پھول سمجھ کر اس سے کھیلنا شروع کر دیا۔

اشکِ خونہ کو گلہ باز سے تشبہ دی گئی ہے۔